تعارف کتب

سیرۃ احمد مجتبٰی	:	قبا سے واقعہ افک تک (جلد دوم)
مؤلف	:	شاہ مصباح الدین شکیل
ناشر	:	پاکستان اسٹیٹ آئل کمپنی لمیٹڈ' کراچی
سائز	:	۸/۲۲ x ۱۸
کاغذ	:	آفسٹ پیپر۔ کتابت و طباعت و جلد معیاری
صفحات	:	۵۵۲

زیر تبصرہ کتاب سیرۃ احمد مجتبٰی کی دوسری جلد ہے۔ اس سے پہلے فکر و نظر کے صفحات میں آپ اس کی پہلی جلد پر تبصرہ پڑھ چکے ہیں۔

پہلی جلد ظہور قدسی سے لے کر ہجرت مدینہ تک کے واقعات و حالات پر مشتمل تھی' دوسری جلد واقعہ ہجرت سے واقعہ افک یعنی سنہ ۵ ہجری تک کے واقعات پر مشتمل ہے۔ میں نے اس کتاب کے بارے میں دو بنیادی باتیں کہی تھیں۔

پہلی بات تو یہ تھی کہ : کسی کتاب کے معیاری اور مستند ہونے کا پہلا پیمانہ تو یہ ہے کہ اس کے ماخذ و مصادر ٹھوس اور قابل اعتماد ہوں۔ دوسری بات یہ کہ اس کی ترتیب اور زبان و بیان کا انداز اتنا شگفتہ اور پرکشش ہو کہ قاری کی توجہ اپنی طرف کھینچنے کی صلاحیت رکھتا ہو۔ زیر نظر کتاب میں یہ دونوں باتیں موجود ہیں۔ مصادر کے طور پر اگرچہ زیادہ تر اردو کتابوں کو استعمال کیا ہے' لیکن وہ تقریباً" تمام کتابیں مستند اور معیاری ہیں۔ ہم لوگ غیر ملکی زبانوں کی کتابوں کو معتبر ماننے کے عادی ہو گئے ہیں' اس ذہنی افتاد کی بنا پر یہ بات کہی جاتی ہے کہ فلاں کتاب کے ماخذ مصادر اردو ہیں۔ ورنہ حقیقت یہ ہے کہ اردو میں سیرت النبی پر لکھی جانے والی بعض کتب بہت سی عربی کتب سے کہیں زیادہ تحقیقی اور مستند ہیں۔ بہرکیف سیرۃ احمد مجتبٰی کے مؤلف نے اگرچہ زیادہ تر اردو کتابوں سے استفادہ کیا ہے مگر ان میں اکثر کتب تحقیق و استناد کے اعلیٰ درجے پر فائز ہیں۔

مؤلف نے جن اردو کتب سے استفادہ کیا ہے ان میں بطور خاص قاضی سلیمان منصور

پوری کی رحمتہ اللعالمین' مولانا عبدالرؤف دانا پوری کی اصح السیر' مولانا اشرف علی تھانوی کی نشر الطیب' مولانا محمد ادریس کاندھلوی کی سیرۃ المصطفیٰ' ڈاکٹر حمید اللہ کی رسول اکرم کی سیاسی زندگی اور عہد نبوی میں نظام حکمرانی قابل ذکر ہیں۔

جن عربی کتابوں کے اردو تراجم سے استفادہ کیا ہے وہ بھی اکثر و بیشتر قابل اعتماد ہیں۔ مثلاً" الطبقات الکبریٰ' تاریخ ابن خلدون' سیرۃ ابن ھشام' الشفاء قاضی عیاض' الخصائص الکبریٰ اور مدارج النبوت کے اردو تراجم۔

پہلی جلد کے تبصرے میں بھی یہ بات کہی تھی کہ سیرت رسولؐ جیسے سنجیدہ اور مقدس موضوع پر لکھی جانے والی کتاب میں اگر ادب اور انشاء کی چاشنی نہ ہو تو یہ کوئی خامی نہیں ہے۔ عام طور پر سنجیدہ علمی موضوعات پر لکھی جانے والی کتابوں میں پڑھنے والے زبان و بیان کی خوبیوں اور نزاکتوں کو تلاش نہیں کرتے۔ زیادہ سے زیادہ ان کی خواہش یہ ہوتی ہے کہ انداز بیان سادہ اور عام فہم ہو۔ لیکن زیر تبصرہ کتاب میں قاری قدم قدم پر زبان و ادب کا لطف بھی اٹھاتا ہے۔

مسلسل عبارت کے علاوہ عنوانات میں بھی ادب کی چاشنی ہے۔ مثلاً" مولف واقعہ ہجرت میں جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قباء سے مدینہ منورہ روانگی کا نقشہ کھینچتے ہیں تو اس کا عنوان یوں باندھتے ہیں۔ "یثرب تمام مطلع انوار بن گیا"۔

مدینہ منورہ میں آقائے دوجہاں داخل ہوئے تو ہر شخص کی خواہش تھی کہ رحمت دو عالم ان کے گھر میں فروکش ہوں' حضورؐ نے فرمایا: "یہ اونٹنی اللہ کے حکم کے تابع ہے۔ نور نبوت سے جس گھر کو منور و تاباں کرنا ہو گا تو یہ وہیں بیٹھ جائے گی۔ اس مضمون اور واقعہ کے لئے عنوان باندھا: آئی صدائے جبرئیل تیرا مقام ہے یہی"۔

بعض عنوانات اشعار سے ماخوذ' یا کسی شعر کا ایک مصرعہ ہیں۔ مثلاً: مجھے ہے حکم اذاں لاالہ الا اللہ ' رزم حق و باطل ہو تو فولاد ہے مومن' سخن تو عرض تمنا کا ایک بہانہ تھا' شہادت ہے مطلوب و مقصود مومن ' من آں بسمل کہ زیر خنجر خوں خواری و رقصم ۔ کتاب میں اسی طرح کے بہت سے عنوانات ہیں جن سے مولف کے ذوق شعر و ادب کا اندازہ ہوتا ہے۔

کتاب کی ایک نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ مقام سیرت کے نقشے دیئے گئے ہیں جو کہ عام